سوال

دوران تلاوت آیات وسور کی ترتیب میں مخالفت

جواب

الحمد للہ

قرآن مجید میں بعد والی کو پہلے پڑھ لیا جائے تو اسے تنکیس کا نام دیا جاتا ہے، اس کی کئی اقسام ہیں :

تنکیس الحروف

تنکیس الکلمات

تنکیس الآیات

تنکیس السور

تنکیس حروف :

ایک کلمہ میں بعد والے حروف کو پہلے پڑھ لینا، مثلا "رب" کو "بر" پڑھنا !

تو اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں اور اس کے کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اس لیے کہ کلمہ کو اس طریقے سے جس پر اللہ تعالی نے کلام کی ہے نکال دیا گیا ہے اور پھر اس میں غالبا معنی میں بھی بہت زیادہ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ الشرح الممتع لابن عثیمین (110/3)۔

تنکیس الکلمات :

یہ ہے کہ بعد والے کلمے کو مقدم کر کے پڑھا جائے مثلا "قل ھو اللہ احد" کو "احد اللہ ھو قل" پڑھا جائے۔

تو یہ بھی بلاشک وشبہ حرام ہے اس لیے کہ کلام اللہ کو اس وجہ سے نکال دیا گیا جو اللہ تعالی نے کلام کی تھی۔ الشرح الممتع لابن عثیمین (110/3)۔

تنکیس الآیات :

یہ ہے کہ بعد والی آیت کو پہلی سے مقدم کر کے پڑھنا، مثلا من شر الوسواس الخناس کو { الہ الناس سے پہلے پڑھنا۔

اس کے متعلق قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

بلاشک ہر سورۃ میں آیات کی جو ترتیب آج مصحف میں پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے توقیفی ہے، امت نے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نقل کیا ہے۔

شرح النووی (62/6) اورابن العربی نے بھی یہی کہا ہے دیکھیں فتح الباری (257/2)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

راجح قول یہی ہے کہ آیات کی تنکیس بھی حرام ہے، اس لیے کہ آیات کی ترتیب توقیفی ہے، اور توقیفی کا معنی یہ ہے کہ یہ ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے دی گئی ہے۔
الشرح الممتع لابن عثیمین (110/3)۔

تنکیس السور :

یہ ہے کہ بعد والی سورۃ کو پہلی سے مقدم کرکے پڑھا جائے، مثلاً آل عمران سورۃ البقرۃ سے پہلے پڑھ لی جائے۔

اس کا حکم :

علماء میں سے کچھ کا کہنا ہے کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی نہیں اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور کچھ علماء کا کہنا ہے کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے، یا پھر اس کی ترتیب میں صحابہ کا اجماع حجت ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔

صحیح قول :

صحیح قول یہی ہے کہ ترتیب توقیفی نہیں بلکہ یہ بعض صحابہ کرام کا اجتہاد تھا، اور یہ کہ صحابہ کرام کے درمیان اس ترتیب میں کوئی اجماع نہیں تھا، جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا مصحف اس ترتیب کے خلاف تھا۔

اور بدون ترتیب کے پڑھنے کے جواز پر سنت صحیحہ میں دلائل ملتے ہیں :

۱۔ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز سورۃ البقرۃ کے ساتھ شروع کی میں نے خیال کیا کہ آپ سو آیات پر رکوع کریں گے آپ پڑھتے گئے، میں نے کہا کہ آپ اسے ایک رکعت میں پڑھیں گے تو آپ پڑھتے گئے میں نے کہا کہ اس کو ختم کرکے رکوع کریں گے، آپ نے ختم کرنے کے بعد نساء شروع کردی اسے ختم کرنے کے بعد آل عمران پڑھی اور اسے بھی ختم کیا۔۔۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (772)۔

تو یہ حدیث شاھد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النساء کو آل عمران سے پہلے پڑھا۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اس حدیث میں اس شخص کے لئے دلیل ہے جو یہ کہتا ہے کہ مصحف لکھنے میں سورتوں کی ترتیب مسلمانوں کا اجتھاد ہے، اور یہ ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب نہیں تھی بلکہ انہوں نے اپنے بعد اسے اپنی امت کے سپرد کردیا۔

نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : یہی جمہور علماء اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے، اور قاضی ابوبکر الباقلانی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، ابن الباقلانی کہتے ہیں : دونوں قولوں کے احتمال کے ہوتے ہوئے یہی قول صحیح ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں، ہمارا قول یہ ہے کہ نہ تو کتابت میں سورتوں کی ترتیب واجب ہے اور نہ ہی نماز اور درس اور نہ ہی پڑھنے پڑھانے اور تلقین میں، اس لئے کہ اس کی

ترتیب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نص نہیں ملتی ، اور نہ ہی کوئی ایسی تعریف جو کہ اس کی مخالفت کو حرام ہی کرتی ہے ، اسی لیے مصحف عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے قبل مصاحف کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا تھا ۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد امت کے لیے ہر جگہ پر یہ جواز چھوڑا کہ نماز اور درس وتدریس میں ترتیب ضروری نہیں ۔

نووی رحمہ اللہ تعالی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ : اہل علم میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے توقیفی ہے جو کہ انہوں نے اس کی تحدید کی تھی جیسا کہ مصحف عثمان میں ہے - اور جو دوسرے مصاحف کی ترتیب میں اختلاف تھا وہ اس لیے تھا کہ انہیں یہ آخری اور توقیفی ترتیب پہنچی نہیں تھی -

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۃ النساء کو آل عمران سے پہلے پڑھنے کی تاویل کی جائے گی کہ ترتیب اور توقیف سے قبل کی بات ہے اور یہ دونوں سورتیں مصحف ابی بن کعب میں اسی ترتیب سے تھیں ۔

نووی رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے :

پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورۃ سے پہلے والی سورۃ کو دوسری رکعت میں پڑھنے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ، مسئلہ صرف یہ ہے کہ نماز اور نماز سے باہر ایسا کرنا مکروہ ہے ۔

کہتے ہیں کہ : اور بعض نے اسے مباح قرار دیا ہے ۔

قرآن کریم کے عکس پڑھنے میں سلف نے جو نہی کی ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ سورۃ کے آخر سے شروع کر کے سورۃ کی ابتدا کی طرف پڑھا جائے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

بلاشک ہر سورۃ میں آیات کی جو ترتیب آج مصحف میں پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے توقیفی ہے ، اور امت نے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نقل کیا ہے ۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کی کلام کا آخری حصہ یہی ہے ، واللہ تعالی اعلم ۔ شرح مسلم (61-62) ۔

اور شیخ سندھی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

راوی کا یہ کہنا کہ (پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عمران شروع کردی) اس بات کی متقاضی ہے کہ قرآت میں سورتوں کی ترتیب لازم نہیں ۔ شرح النسائی (226/3) ۔

ب - انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں امامت کرواتا تھا تو وہ جب بھی نماز میں کوئی سورت پڑھتا تو اس سے پہلے سورۃ قل ھواللہ احد پڑھ کر کوئی اور سورۃ پڑھتا ، اور وہ ہر رکعت میں اسی طرح کرتا تو اس کے نمازیوں نے اس سے بات کی کہ آپ ہر رکعت اسی سورۃ کے ساتھ شروع کرتے اور پھر دوسری سورۃ پڑھتے ہیں آپ یا تو قل ھواللہ احد پڑھا کریں یا پھر اسے چھوڑ کر اور کوئی سورۃ پڑھیں تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ نہیں چھوڑ سکتا ، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں امامت کرواتا ہوں ، اور اگر ناپسند کرتے ہو تو امامت چھوڑ دیتا ہوں ، ان کے ہاں وہ سب سے افضل تھا اور نمازیوں کو اس کی امامت اچھی لگتی تھی اور وہ یہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے علاوہ کوئی اور امامت کروائے ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاش تشریف لائے تو انہوں نے یہ معاملہ ان کے سامنے پیش کیا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے فلاں جو کچھ تجھے تیرے نمازی کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کیا چیز مانع ہے ؟ اور تجھے اس پر کس نے ابھارا ہے کہ تو یہ کام ہر رکعت میں کرتا ہے ؟

تو اس نے جواب میں عرض کیا میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس سورۃ کے ساتھ تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کردیا ہے ۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تعلیقا روایت کیا ہے ، اور امام ترمذی نے بخاری سے روایت کیا ہے حدیث نمبر (2901) ۔

تو اس حدیث میں شاھد یہ ہے کہ وہ صحابی ہر رکعت میں ہر سورۃ میں قل ھواللہ احد پڑھتا تھا جو کہ آخر میں ہے اس کے بعد اس سے پہلے والی کوئی بھی سورۃ پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا ۔

ج ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا فعل ہے :

امام بخاری رحمہ اللہ الباری بیان کرتے ہیں :

احنف نے پہلی رکعت میں سورۃ الکھف اور دوسری میں یوسف یا یونس پڑھی اور فرمانے لگے کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ ہی پڑھی تھی ۔ باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ ۔ کتاب الاذان ۔

اور سوال کی آخری قسم کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ :

پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 50-60 اور پھر دوسری رکعت میں آیت نمبر 1-20 پڑھنی جائز ہے اس لیے کہ معنی تام ہی رہے گا ۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 10-20 کو ترک کرنا بہتر ہے کیونکہ اس کے معانی میں انقطاع واقع ہوجاتا ہے ، اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے آیات کے ارقام صرف مثال دینے کے لیے ذکر کیے ہوں اور آپ کا یہ قصد نہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .